

قیمت سالانہ سے | رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ یکم جون ۱۹۱۷ء | نمبر ۲۲

گلدستہ اخبار

دار الخلافہ یونان میں خوراک کی سخت قلت ہے۔

پریذیڈنٹ ولسن سے شہزادہ یوڈین ولیعہد اٹلی نے کہا کہ ہمارے پاس تمام مقاصد کے لئے آدمی کافی ہیں۔

امریکہ اپنی فوجیں فرانس میں بھیجے۔ اٹلی کو ضرورت نہیں ہے۔

جنرل سمٹس نے کہا کہ اگرچہ مستقبل ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔ مگر حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انجام دور نہیں۔

جاپانی محکمہ جہازرانی اتحادیوں کے محکمہ جہازرانی کی خاطر خواہ مدد کر رہا ہے

میڈی ٹرینین کی حفاظت کے لئے جاپانی بیڑہ بھیجا گیا ہے

جرمن آبدوز کشتیوں نے خلیج باتھنیا میں سویڈن کے پانچ جہاز دو دن میں پکڑ لئے۔

گزشتہ ماہ کے آخر میں جرمن کے ۱۶ ہوائی جہازوں نے انگلینڈ پر یورش کی ۷۶ ہلاک ۱۸۴ زخمی ہوئے ہمارے ہوائی جہازوں نے اُن کا تعاقب کیا اور تین جہاز نیچے گرا لئے۔

امریکہ نے جنگ میں شریک ہونے کے دن سے ۴۰ دن کے اندر اندر بڑی حیرت افزا تیاری کر لی ہے

مسٹر لائیڈ جارج نے ایک موقعہ پر کہا کہ آبدوز کشتیوں کے بارے میں ہم بڑی ترقی کر رہے ہیں۔ ہمارا بحری نقصان نسبتاً بہت ہی کم ہوتا ہے۔

جرمن نے تسلیم کر لیا ہے کہ انگریز افریقہ میں بلاشک فتحمند ہیں۔

جرمن نے جو ٹرکی کو قرضہ دیا ہے اُس کی تعداد ۲ ارب ۵۰ کروڑ فرنیک ہے

ایک جرمن مدبر کا بیان ہے کہ یہ قرضہ ٹرکی کبھی ادا نہیں کر سکتا۔

روس کی نئی گورنمنٹ ہر امر میں نمایاں ترقی کر رہی ہے۔

روس کے ہر حصہ کی مسلمان کانگرس نے روسی نئی گورنمنٹ کے حق میں ریزلیوشن پاس کی ہے

آجکل جرمنی کے کارخانوں میں آتشزدگی کی بڑی وارداتیں ہو رہی ہیں

پرتگال میں خوراک کے متعلق ایک بلوے میں ۲۲ آدمی ہلاک ۳۰۰ مجروح اور ۳۰۰ گرفتار ہوئے

رائٹر کا کارسپانڈنٹ خبر دیتا ہے کہ پہلا امریکن جنگی دستہ میدان جنگ میں چلا گیا ہے۔ دیگر دستے فرانس میں تعلیم و تربیت پا رہے ہیں۔ یہ فوجی لوگ قریباً سب کے سب انڈر گریجویٹ اور کالج سے تعلق رکھتے ہیں۔

ہاؤس آف کامنز کا جلسہ ۵ جون تک اور ہاؤس آف لارڈز کا جلسہ ۱۲ جون تک کے لئے برخاست ہو گیا

مسٹر چامبرلین نے ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ ہندوستان سے مزدوری کا معاہدہ اب پھر زندہ نہ ہوگا

تار برقیات

جنگ کا انجام نزدیک ہے۔

الہ آباد ۲۲ مئی پاؤنیر مخبر ہے کہ وسکاونٹ آشر نے گلاسگو کے لارڈ پرووسٹ کو ذیل کا خط لکھا ہے۔ سال بھر سے زیادہ کا عرصہ ہونے کو آیا ہو کہ ہم فرانس سے روانہ نہیں ہو سکے۔ مگر ہمارا گھر آنا بہت دور نہیں ہے۔ سر ڈگلس ہیگ کی لیاقت اور کمان کرنے کی اعلیٰ قابلیتوں کا۔ اس عظیم الشان افواج کا شکر ہو اور اس نئی روح کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو مسٹر لائڈ جارج نے فرانس اور انگلستان میں جنگی حالت کے اندر پھونک دی ہے۔ انجام نزدیک آ رہا ہے۔ جرمنی کی اعلیٰ امیدوں کے ناکام رہ جانے میں اس امر سے زیادہ اور کوئی بات واضح نہیں ہے کہ حکمران جماعتوں کے لوگ کوشش کر رہے ہیں کہ وہ انتقام کے دن سے پہلے عوام الناس سے صلح کر لیں۔ وسکاونٹ اشر ذکر کرتا ہے کہ اس نے برلن کے ایک پولش رپورٹر کے رہنے والے افسر کے ہاتھوں کا ایک خط لکھا ہوا دیکھا جس میں شہنشاہ کی طرف سے ایمپریل کراون کی محرومیت کا ذکر تھا۔ جو جرمنی اور آسٹریا کے شہنشاہوں کی ایک حال ہی کی میٹنگ میں پیش ہوا تھا اور کہ سرکاری اور عام حلقوں میں ایک متحدہ سلطنت کی تیاری اور قائمی کے سوال پر علانیہ بحث ہوئی تھی۔ کہ وہ جرمن جمہوریت کے بالمقابل جرمن کا احساس اور ادراک کرنا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ اس کے بعد لارڈ اشر ذکر کرتا ہے کہ لوگوں کا جوش یہاں روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور کہ فرانس میں کوئی شخص اس امر میں شک نہیں کرتا کہ سوم اور آرٹائیس کی لڑائیاں فیصلہ کن تھیں۔

امریکن افواج فرانس میں

لنڈن ۸ مئی۔ ایک اخبار امریکہ کے ان کاموں کا مختصر ذکر کرتے ہوئے جو اس نے جنگ میں داخل ہونے سے آج تک کئے ہیں کہتا ہے کہ ان امریکنوں کو بھی شامل کر کے جو فرانسیسی برٹش فوجوں میں ابھی تک کام کر رہے ہیں۔ کل امریکنوں کی تعداد فرانس میں بہت جلد ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی ۵۰۰۰ جنگی ہوائی جہازوں کی تعمیر اور ۲۰۰۰ ہوا بازوں کی تربیت کا انتظام ہو چکا ہے۔

اٹالیان فتح

لنڈن ۲۵ مئی رائٹر کو سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ آسٹرین ڈویژنوں سے کم نہیں جن میں ایک صد اٹالین مشغل میں ساحل سمندر اور پالسکو مارک کے درمیان جمع ہو گئیں۔ اٹالین انٹیلیجنس ڈیپارٹمنٹ تخمینہ لگاتا ہے کہ ایک لاکھ سنگینیں اس جگہ پر اٹالین کے خلاف مشغول کار تھیں۔ اور مختلف قسم کی توپوں اور ہزاروں گولہ توپوں کا تو وہاں شمار ہی نہ تھا۔ ہر صورت میں مدافعت کی خندقوں کی تین تین لائنیں تھیں جو طول طویل مضبوط رسوں اور جالیوں سے محفوظ تھیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سی رکاوٹیں درمیان حائل تھیں۔ اس حملہ میں جو کامیابی ہوئی وہ حیران کر دینے والا حملہ تھا آسٹرین کو امید تھی کہ ایک طول طویل گولہ اندازی کی تیاری کے بعد حملہ کیا جائیگا۔ مگر اٹالوی فوجیں صرف ۱۰ گھنٹوں ہی کی گولہ باری کے بعد حملہ آور ہو گئیں سب سے بھاری حملہ آنڈ کیلوسٹر کے محاذ پر تھا اور سب سے زیادہ مستقیم جنگی وہ دوکیلو سٹیلا تک تھی۔ اٹالین سپاہ بڑی بہادری اور دلاوری سے لڑی فوجوں کے عرصہ میں انہوں نے ۱۰۲۴۵ آدمی دشمن کے پکڑ لئے جن میں تین سو سولہ افسر تھے۔ ہم نے دشمن کو جیانو کے شمالی مورچوں تک پیچھے ہٹا دیا۔ اور اپنے مورچے ہم نے ورکس کے مضافات تک جیانو کے جنوب کو مضبوط کر لئے جنوبی کرسوپا اور مونٹ گلوا کے علاقہ وڈیس میں انکے بالمقابل حملوں کو انکو سخت نقصانات کیساتھ پسپا کر دیا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے سنٹالو اور ٹالمینو کے سٹیشنوں پر کامیابی کے ساتھ بم پھینکے دشمن کی تین کلیں نیچے اتار لی گئیں۔

جنوب مشرقی انگلستان پر یورش۔

لنڈن ۲۶ مئی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ دشمن کے ہوائی جہازوں کا بڑا بھاری بیڑہ جس میں ۱۶ ہوائی جہاز شامل تھے پیر شام کے وقت ۵ بجکر ۱۵ منٹ اور ۶ بجکر ۳۰ منٹ کے درمیان انگلستان کے جنوب مشرق پر حملہ آور ہوا اور کئی مقامات پر انہوں نے بم کے گولے پھینکے تمام نقصان جو ایک ہی شہر میں ہوا وہ بہت اہل شہر اور دوکانوں اور گھروں کا تھا۔

آئی ایس ایس یو آل انڈیا سکرپچر امتحان

ہماری توجہ ۱۳ مئی کے انٹرنیشنل لیسن کی جانب جو پرچہ میں شائع ہوا تھا منعطف کی گئی ہے جیسے کہ وہ سبق بھی جو آئی بی آر اے کے کارڈوں اور نوٹوں اور پاکٹ نوٹوں میں درج ہے اس سبق سے متفرق ہے جو ہماری کتابی نشان میں اس اتوار کا درج ہے جو ہماری ... سے اس امر کو ذہن نشین کر لیں کہ امتحانی سوالات کی بنیاد اس سبق پر ہوگی جو ہماری ہاں مارک میں پوچھا ۱۵ : ۱ سے ۱۶ تک کا ہے۔ پادری ار برچ جنرل سیکرٹری



ایک بابو پرانوٹس

مکتی کا سادھن

(۲)

گذشتہ ہفتہ بتایا تھا کہ ہندو مت کے مطابق اور خصوصاً ویدک مت کے مطابق مکھیہ پران کی آپا سنا دیوتاؤں نے کی اور اسروں پر غالب آ گئے۔ اور کہ وہ مکھیہ پران خداوند مسیح ہے۔ وہ ادم کی دوسری ماترا ہے۔ اب ہم اُس مکھیہ پران کی صفات اور کام پر ذرا اور تفصیل کے ساتھ بیان کرینگے۔ اسوائے گذشتہ مذکورہ صفات کے مکھیہ پران کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ اُس مکھیہ پران سے آدمی نہ تو خوشبو کو جانتا ہے نہ بدبو کو کیونکہ یہ پران پاپ سے بچا ہوا ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد پہلا پرپاٹھک ۲-۹) جسکا مطلب یہ ہے کہ اوّل تو مکھیہ پران ان پانچ پرانوں سے علیحدہ اور افضل ہے جن سے آدمی اس دنیا کے بیوپار کیا کرتا ہے جنمیں سے ہر ایک خوشبو سونگھنے والا مثال کے طور پر ایک ہے۔ دوسرے یہ مکھیہ پران پاپ سے بچا ہوا ہے۔ یعنی بیگناہ ہے۔ دیگر تمام پران گناہ آلودہ ہیں۔ گذشتہ بیان سے اور اس منتر سے صاف ظاہر ہے کہ وہ مکھیہ پران بے گناہ ہے۔ جو مسیح کا خاصہ ہے۔ یہ مکھیہ پران شبل برہم یا کاریہ برہم ہے اور آکنر ادم بحیثیت مجموعی تنو برہم ہے اور لنگر مسیح ہے اور مسیح خداوند کے باپ ہے۔ کاریہ برہم کی عزت اور اپاسنا کرنا ہی اودم آکنر کی عزت اور اپاسنا کرنا ہے۔ انجیل شریف میں خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی جس نے اُسے بھیجا ہے عزت نہیں کرتا۔

اس مکھیہ پران کی شان ایزدی اور اسکا ہیچ سے مسیح پر منطبق ہو اور صادق آسکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چھاندوگیہ اپنشد میں ذکر ہے کہ نارد منی سنت کمار کے پاس آیا اور ان سے درخواست کی کہ مجھے اپدیش دو۔ سنت کمار نے اُس سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا پڑھا ہے نارد نے جواب میں رگوید سے لیکر وید چن دیا اُسمیں وہ باؤں کا نام گن کر سنا دیا۔ اور پھر درخواست کی کہ مجھے اپدیش دو جس سے ظاہر ہے کہ اسقدر ودیا پڑھ کر بھی نارد کو تسلی نہیں ہوئی اور نہ ہی اسکی مکتی ہوئی۔ رگوید وغیرہ ساری ودیائیں مکتی کا سادھن نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ ان سے بڑھکر کوئی اور شے ہے جس سے مکتی ہو سکتی ہے۔ اِس لئے نارد نے پھر عرض کہ مجھے اپدیش دو۔ سنت کمار نے کہا کہ جو جو تم نے پڑھا ہے یہ صرف نام ہے۔" اور اسے اپدیش دیتے ہوئے چند دیوتاؤں کی طول طویل فہرست بیان کردی اور ساتھ ساتھ یہ بتایا گیا کہ ہر دوسرا دیوتا اپنے سے پہلے دیوتا سے بڑھکر ہے اور بتایا کہ پران جو سب سے آخری ہے وہ سب سے بڑھکر ہے اُس کی اپاسنا اور اُسکا پھل بھی سب سے بڑھکر ہے۔ مادھواچاریہ جی اس مکھیہ پران کی یہ تشریح کرتے ہیں کہ جو پران مکھیہ ہے وہ پران سے ہوتا ہے۔ یعنی پرم برہمن سے حرکت پاتا ہے۔ وہ وہی ہے اور یہی پچھے معنی اس فقرہ کے ہیں کہ پرانٹرہ پرانٹرین بالی۔ فقرہ پرانٹر پرانٹرم دداتی (پران پران کو دیتا ہے) کے معنی ہے کہ پرم برہم پران (پران کو تمام مطلوبہ چیزیں دیتا ہے۔ اور اس بارے میں کہ پران سے مراد پرم برہمن ہے۔ ہم ذیل کی شرتی پاتے ہیں۔ وہ خود پران کا پران ہے۔ لیکن فقرہ پرانٹرہ دداتی کے معنی ہے کہ پران پرم پران کو مکت کی آتما دیتا ہے (حوالے کرتا ہے)۔ اسکو پرماتما دکھا یعنی اُسکا درشن کرواکے اور سے لفظوں میں کہ وہ روحانی ہے۔ کہ پران ودیا اپنے شاگرد کو پرم برہم کا گیان دیتا ہے وہ گیان کے ذریعے اسکو پرم برہم دکھاتا ہے۔" (چھاندوگیہ اپنشد کی ٹیکا۔ مادھواچاریہ کی انگریزی ترجمہ شائع کردہ پانینی آفس الہ آباد)

یہاں پر مادھواچاریہ جی نے کیسے واضح طور پر مکھیہ پران کا ذکر کیا ہے۔ اور کیسے لفظی اور معنوی طور پر یہ سارا بیان مسیح پر پورا پورا منطبق ہوتا ہے۔ یعنی ایک پران سے مراد پرم برہمن یا تنو برہم ہے۔ اور دوسرے یعنی مکھیہ پران سے مراد مسیح خداوند ہے۔ پھر یہ کہ مکھیہ پران کی زندگی پرم پران سے ہے۔ خداوند مسیح نے فرمایا کہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔" (یوحنا ۵: ۲۶) پھر یہ فقرہ کہ "پران پران کو دیتا ہے" جسکے معنی یہ بتائے گئے ہیں کہ پرم برہمن (پران) پران کو تمام مطلوبہ چیزیں دیتا ہے کیسے عمدہ اور مناسب طور پر مسیح نے اسکا بیان کیا ہے کہ "باپ نے سب چیزیں میرے ہاتھ میں کر دی ہیں" (یوحنا ۱۳: ۳) اور کہ "آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔" (متی ۲۸: ۱۸) اور یہ کہ "پران پرم پران کو مکت کی آتما دیتا ہے" "اُسکو آتما کا درشن دکھا کر۔" یہ فقرہ مسیح پر کیسا چسپاں ہوتا ہے کہ دیکھ میں اُن لڑکوں سمیت جنہیں خدا نے مجھے دیا ہے۔" (عبرانی ۲: ۱۳) پھر یہ پران ودیا اپنے شاگرد کو پرم برہم کا گیان دیتا ہے۔" اس کے مطابق انجیل شریف میں مسطور ہے کہ "ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا ۱۷: ۳)

کنعان کی وجہ تسمیہ

لفظ کنعان کا مادہ کانع ہے جس کے معنی ہے زمین پر رکھ دینا۔ جیسے سوداگر اپنا سوداگری کا مال خرید گی / نیلام کے لئے زمین پر ڈھیر کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھو یرمیاہ ۱۰: ۱۷ جہاں لکھا ہے زمین پر سے اپنا اسباب جمع کر۔ لفظ اسباب کے لئے عبرانی میں کنعۃ آیا ہے۔ اور حزقی ایل ۱۶: ۲۹ میں لفظ کنعن تجارت کے لئے آیا ہے۔ ایسا ہی ہوسیع ۱۲: ۸ میں اس لفظ کے معنی سوداگر ہے۔ حام کے بیٹے کا نام بھی کنعان ہے جس کو بطور نبوت کے یہ نام دیا گیا تھا۔ بہ ایں نظر کہ فینیکیا اس کی اولاد آئندہ زمانہ میں بڑے بھاری سوداگر ہونیوالی تھی۔ چنانچہ افریقہ میں جو حام کی اولاد کے کارتھیجی لوگ بستے ہیں انہوں نے بھی اپنے آباء و اجداد کے کام کی پیروی کی۔ بعض خیال کرتے ہیں وہاں کے باشندوں کے نام سے جو کنعانی تھے وہاں سوداگر بھی کنعانی کہلانے لگے۔ مگر مذکورہ بالا حوالجات کے سامنے اس خیال کی کچھ وقعت نہیں رہتی۔

عستارات

یہ بائیبل میں ایک بت کا نام ہے۔ جس کو فلستی قوم پوجا کرتی تھی۔ (۱ سموئیل ۳۱: ۱۰) اور اہل صیدوم (۱ سلاطین ۱۱: ۵) اور اکثر بنی اسرائیل بھی جب وہ خدا سے برگشتہ ہو جاتے اس کی پرستش کرتے (۱ سموئیل ۷: ۴ و ۳، قاضی ۲: ۱۳ و ۱۰: ۶) یہ لفظ ہمیشہ لفظ بعلیم کے ساتھ آتا ہے۔ جس کے معنی ہے سورج دیوتا۔ لہذا ممکن اور قریب قیاس ہے کہ عستارات کے معنی چاند دیوتا یا سوم ہے۔ اس لفظ کے معنی ہے گشت لگانا۔ جیسے بھیڑ بکریوں کے گلے جنگل میں ادھر ادھر چرا کرتے ہیں۔ اور چاند کے لئے بھی یہ لفظ اسی معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ کیونکہ وہ زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔ رومی اور یونانی لوگ اس چاند دیوتا کو استارتے کہتے تھے جو عبرانی عستارات کا یونانی تلفظ ہے۔ اس بت کی شکل و صورت عورت کی سی ہوا کرتی تھی اور اس کے سر پر سانڈ بیل کے سے سینگ ہوا کرتے تھے۔ اور سر بھی سانڈ کے سر جیسا ہوتا تھا۔ یہ فونیکی دیوتا اورانس یعنی آسمان کی بیٹی تھی۔ اور اس نے اپنے اوپر بیل کا سر بجائے اپنے سر کے لگا لیا تھا جو شاہی نشان تھا۔ اور اس امر کی تصدیق پیدائش ۱۴: ۵ آیت سے ہوتی ہے۔ جہاں ایک شہر کا نام عین ابراہیم کے زمانہ میں عستارات قرنیم تھا۔ یعنی سانڈ کے سینگوں والی عستارات۔ کیونکہ اس شہر میں اس دیوتا کا مندر تھا اور اس کے نام پر یہ شہر موسوم تھا۔ یونانی اور رومی مصنف نے بھی چاند کو سانڈ کے سینگوں والا چاند ستاروں کی دو سینگوں والی ملکہ کہا کرتے تھے قدیم جرمنی لوگ اور قدیم انگلو سکسن قوم کے بزرگ بھی اس دیوی کی پوجا کیا کرتے اور اس کو استار کہا کرتے تھے۔ اور ماہ اپریل میں اس پر قربانی چڑھایا کرتے تھے اسی لئے اس مہینے کو ایوستر منتھ کہا کرتے تھے۔ جب سکسن لوگ مسیحی ہو گئے۔ اور خداوند یسوع مسیح کی عید قیامت ہر سال اسی مہینے میں منائی جانے لگی تو انہوں نے اس مبارک عید کو بھی وہی نام دیدیا جو اب عام طور پر انگریزی اور اردو زبانوں میں ایسٹر کے نام سے موسوم ہے۔

آبدوز کشتیوں سے نقصان

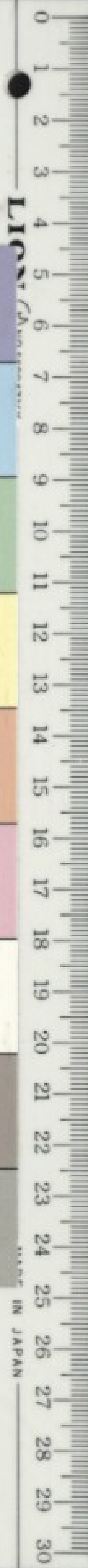
جب سے جنگ شروع ہوا ہے تب سے اس قدر جنگی جہازوں کے دنیا بھر کی بحری تجارت کا دس فیصدی نقصان ہوا ہے نقشہ تعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۴۸۱۱۰۰۰ ٹن وزن کے ۲۵۷۳ جہاز غارت ہوئے جن میں سے نصف سے زیادہ برطانیہ عظمیٰ کے تھے۔ دوسرے درجہ پر سخت نقصان اٹھانے والا ملک ناروے ہے۔ تیسرے درجہ پر فرانس۔ چوتھے درجہ پر اٹلی اور پانچویں درجہ پر جرمنی ہے۔ دول متحدہ کا نقصان کل کا ۵۰ فیصدی اور ٹیوٹانک نقصان ۲۰ فیصدی۔ ماہ فروری میں یا جب سے جرمنی آبدوز کشتیوں کے حق میں شتر بے مہار ہو گیا ہے ۲۰۲ جہاز جن کا وزن قریباً ۷۶۰،۴۲۰ ٹن تھا۔ خاص طور پر غرق ہو جانے کی رپورٹ کیگئی ہے۔ جنوری میں ۴۱۶ جہاز غرق ہوئے تھے۔ جنکا وزن ۱۵۸۸۳۳ ٹن تھا۔

امریکہ کی برآمد ۱۹۱۶ء میں

امریکن دستکاری کی چیزیں جو گزشتہ سال وہاں سے باہر گئیں وہ ۱۹۱۵ء کی اشیاء دستکاری سے دگنی تھیں۔ قابل خرچ اشیاء دستکاری کی قیمت ۲۶۲۵۶۸۶۲۰۸ ڈالر۔ سال بھر کی کل برآمد کی قیمت میں نصف سے زیادہ اضافہ ہوا ۱۹۱۵ء میں ۳۴۹۳۲۳۰۵۳۲ ڈالر تھی۔ مگر ۱۹۱۶ء میں ۵۴۲۱۳۶۹۱۹۲ ڈالر ہو گئی۔ خام مادہ جو دستکاری کے کاموں میں خرچ ہوتا ہے اس کی برآمدگی کی قیمت کا تخمینہ ۷۱۹۷۷۶۰۸۷۷ ڈالر لگایا گیا۔ یعنی ۱۹۱۵ء کی بہ نسبت ۱۵۲۰۰۰۰۰۰ ڈالر زیادہ تھی۔ خام مادہ اشیاء خوردنی اور ان جانوروں کی قیمت جو کھانے میں مستعمل ہوتے ہیں ۱۲۷۹۵۷۰ ڈالر تھی۔ یعنی ۳۹۵۰۰۰۰۰ ڈالر۔ اشیاء خوردنی جو کہ کل تیار کی گئی اس کی قیمت ۶۴۸۰۵۹۸۱۳ ڈالر تھی یعنی ۹۷۵۰۰۰۰۰ ڈالر۔

دیگر تیار شدہ اشیاء کی قیمت ۹۱۲۲۰۲۶۲۹ ڈالر ۶۲۷۷۵۸۲۶ ڈالر کے گھوڑے اور ۲۸۰۰۹۱۴۰۸ ڈالر کے خچر امریکہ سے باہر گئے۔





ایک امریکن اسرائیلی کی اُمید

ایک امریکن اسرائیلی کہتا ہے کہ جب زمین مقدس پر برطانیہ عظمیٰ کا قبضہ ہو جائیگا یا وہ بین الاقوامی تحفظ میں آجائے گا تو اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوگا کہ یہودی لوگ وہاں کثرت سے بڑھنے لگیں گے۔ لیکن اس امر کا فیصلہ خود زمانہ ہی کریگا کہ آیا یہ واقع صیہونی مشن کے اہتمام و توقع میں آئیگا یا کسی اور طرح پر۔ مگر جب یہودی مقدس زمین میں بحفاظت بسنے شروع ہو جائیں گے تو صیہونیوں کو یہ کام کرنے کا بڑا اچھا موقعہ ملجائیگا یہی اسرائیلی کہتا ہے کہ اس سے اس مشکل سوال کا حل تھوڑے ہی عرصہ میں ہو جائیگا کہ آیا فلسطین شاید معہ میسوپوٹامیہ یا تمام شریا کے یہودی زمینداروں۔ تجاروں اور دستکاروں کی بڑی بھاری تعداد کو اپنے اندر جذب کرنے کے قابل ہوگا یا نہیں۔

امریکہ کی سب سے پہلی سنڈ

یونائیٹیڈ سٹیٹس آف امریکہ کی پرسبیٹرین کلیسیا کی جنرل سنڈ بڑی عجیب طور پر بنی تھی۔ سب سے پہلی پرسبٹری سنہ ۱۷۰۶ء کی مارچ میں فیلاڈلفیہ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس کے پرسبٹروں نے دیکھا کہ ہماری پرسبٹری بہت بڑی ہے اس لئے سنہ ۱۷۱۶ء کے ماہ ستمبر میں یہ قرار پایا کہ مذہب کے فائدے کے لئے یہ امر زیادہ کارآمد ہوگا کہ پرسبٹری ماتحتی اجلاسوں یا پرسبٹریوں میں تقسیم کردیجائے۔ اور وہ پرسبٹریاں ہر سال سنڈ میں فراہم ہوا کریں۔ چنانچہ اس انتظام کے مطابق سب سے پہلی سنڈ یو۔پی۔ امریکن کلیسیا کی ۱۷ ستمبر سنہ ۱۷۱۷ء میں بمقام فیلاڈلفیہ فراہم ہوئی۔ اس سنڈ کا سمہ خادم الدین پادری جوبزٹ مکینزی تھا اور منتخب موڈریٹر پادری میہ یاہ انڈریو تھا۔ سنہ ۱۷۱۷ء کی تعداد شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحاد ان دنوں قریب چالیس کلیسیائیں اور سہ ہزار لوگ کے ممبر اس سنڈ میں حاضر تھے۔ اور پرسبٹریاں فیلاڈلفیہ۔ نیو کاسل۔ سنوہل اور لانگ آئیلنڈ ہی تھیں۔

فلسطین کے یہودیوں کی اپیل

گزشتہ ہفتہ ہم نے یہ بتایا تھا کہ فلسطین میں ترک لوگ یہودیوں پر غضب ڈہا رہے ہیں اور ہر طرح ظلم اور تشدد ان پر کر رہے ہیں۔ اب خبر موصول ہوئی ہے کہ فلسطین کی یہودی سوسائٹیوں نے سوشیلسٹ کانفرنس کے سکرٹری کو تار بھیجا ہے کہ ترک لوگ یہودیوں کو یروشلم اور گلیل سے نکالتے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ بدسلوکی کر اور لوٹ رہے ہیں۔ یہ مصیبت زدہ یہودی ہر جگہ کے سوشیلسٹوں سے ان مظالم کی اپیل کر رہے ہیں جن سے ان کو یہ دھمکی بھیجا ہے کہ ان کا ویسا ہی قتل عام کرکے خاتمہ کر دیا جائیگا جیسا کہ ارمنی مسیحیوں کا کیا گیا ہے۔ برلن کا ایک تار بھی اس امر کو تسلیم کرتا ہے اور مظہر ہے کہ علاقہ یافہ کی کل یہودی آبادی وہاں سے جنگی وجوہات پر نکال دی گئی ہے۔ ان میں یافہ کے یہودیوں کی تعداد ۷۰۰۰ ہے۔ اس جرمنی تار کا بیان ہے کہ وسایل باربرداری اور سامان رسانی کے غیر مکتفی تھے۔ اور اسی قسم کی اور وجوہات درپیش آگئیں اس لئے اس کا طبعی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر جگہ تکالیف اور مصائب اور موت کا بازار گرم ہے۔ لوگ بھوکوں مر رہے ہیں امراض اور دیگر حادثات کا شکار بن رہے ہیں۔ ہماری دانست میں یہ جرمن کا محض بہانا ہی ہے اور ہمری معقول وجہ بیان نہیں کیگئی۔ ترکوں پر سے اس الزام کو ٹالنے کی تجویز ہے۔ اور ایسا گمان غالب ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ جرمنی کے مشورہ اور آگہی سے ہوا ہے سوائے افسوس کے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ تمام مظالم کی سزا ظالموں کو خدا کی طرف سے ضرور ملیگی اور مل ہی رہی ہے۔

میدان جنگ میں مذہب

اگرچہ ایک پہلو سے جنگ نہایت دہشتناک اور جگر دوز ہے۔ مگر مذہبی نقطہ خیال سے نہایت حوصلہ افزا اور دل خوش کن ہے۔ متواتر خبریں اس قسم کی آ رہی ہیں کہ لوگ مسیح کی طرف دل وجان سے پھر رہے ہیں۔ اب وہ دیکھنے لگ پڑے ہیں مسیح کے بغیر نہ تو اس دنیا میں کچھ امید ہے اور نہ ہی آئندہ دنیا کی کچھ توقع ہے۔ ایک اسسٹنٹ [illegible] کے آنریری سکرٹری کو ایک مسیحی کارندہ جو بڑے کیمپ میں کام کر رہا ہے یوں لکھتا ہے کہ

"ہم زخمی آسٹریلیانیوں کے درمیان فصل کٹانے کے مبارک موسم کا تجربہ کر رہے ہیں۔ ان کی ایک خاص تعداد نے یسوع مسیح کے حق میں فیصلہ کر لیا ہے۔ جب میں ان سے ملاقات کرتا ہوں تو وہ مجھے کہتے ہیں جناب من میں اپنے اندر بہت کچھ اور ہی محسوس کرتا ہوں۔ میں نے آج پہلی دفعہ برسوں تک شراب نہ پینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب مجھ سے یہ نہ چاہو کہ میں مسیح کو لے لوں۔ میں تو دوزخ سے بچ گیا ہوں۔ الغرض اسی قسم کی باتیں سنا کرتا ہوں بعض حالتوں میں روحانی امور پر اس وقت گفتگو شروع ہو جاتی ہے جب کسی کو انجیل کی کوئی جلد پیش کیجاتی ہے۔ اور اس سے یہ منوایا جاتا ہے کہ تم اسکو ضرور پڑھتے رہنا۔ اور جہاں کہیں

تم جاؤ اُس کو اپنے ساتھ رکھنا۔

بوہیمیا میں پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں پر جور و ستم

بوہیمیا کے پروٹسٹنٹ مسیحی سخت مصیبت میں مبتلا ہیں

پروٹسٹنٹ مذہبی کتابیں ضبط کیجا رہی ہیں۔ اور کلیسیائی اخبارات جبرًا بند کئے جا رہے ہیں۔ بائبل کی جو آیات اخباروں میں اقتباس کیجاتی ہیں۔ وہ سنسر آفس کیطرف سے مٹا دیجاتی ہیں۔ اُن کتابوں میں جو سلطنت کے لئے مضر متصور ہوتی ہیں۔ ریفارمڈ چرچ کی کتاب آف ڈسپلن بھی ہے۔ اگر رومن کیتھولک کلیسیا پر خفیف سا تنقیدی اشارہ بھی کیا جائے تو تنقید کنندہ پر مقدمہ دائر کر دیا جاتا ہے۔ بوہیمیا اور موریویا کی پروٹسٹنٹ کلیسیائیں بڑے شکنجہ میں ہیں مرد قریبًا سارے چلے گئے ہیں۔ عبادتوں میں صرف مستورات بچے اور ریہ ہے چند بڑھے آدمی ہی فراہم ہوا کرتے ہیں۔ قبل از جنگ سکاٹلنڈ اور سوئزرلینڈ کی پریسبٹیرین کلیسیاؤں کو جو وہاں پر کام کر رہی ہیں۔ امداد دیجاتی تھی۔ مگر اب وہ امداد نہیں دیجاتی۔ اور بوہیمیا کے پاسٹروں کا گذارا اب بہت ہی معرض خطر میں ہے۔

ایماندار مسیح کے ہمخدمت ہیں

مسیحی خادم الدین بذات خود مسیح کا علیحدہ اور بے تعلق خادم نہیں ہے

بلکہ وہ مسیح کا ہمخدمت ہے۔ اور جب تک وہ مسیح کا ہمخدمت رہیگا تب تک وہ کامیاب ہوتا رہیگا جو کام ہمارا ہے۔ اُس کو ہمیں کرنا لازم ہے۔ جو کام خداوند مسیح کا ہے وہ خود کریگا۔ لعازر کے زندہ کرنے کے معجزہ میں ہم اس حقیقت کی ایک واضح نظیر دیکھتے ہیں۔ جب مسیح خداوند لعازر کو قبر میں سے زندہ کرنے کی طاقت رکھتا تھا تو کیا اُس میں یہ طاقت نہ تھی کہ وہ جان جاتا کہ اُسے کہاں رکھا ہے؟ کیا ضرورت تھی کہ وہ پوچھتا اس کو چلکر دکھاؤ کہ لعازر کو وہاں رکھا ہے۔ خداوند نے کیوں اپنی معجزانہ طاقت سے قبر کے منہہ سے بھاری پتھر خود نہ ہٹا دیا؟ اور جب لعازر قبر کے اندر سے باہر آگیا تو کیوں اُس نے فرمایا کہ اُسے کھولکر اور جانے دو؟ ان آیتوں سے خدا کا منشا یہ تھا کہ ہم سب سست نہ بیٹھے رہیں بلکہ اُس کے ساتھ ملکر کام کریں۔ جو کام ہماری طاقت میں ہے اُس کو ہم کریں۔ اور جو ہماری طاقت سے باہر ہے اسے وہ خود کریگا۔ خدا نے ہمیں جو طاقتیں دی ہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُنہیں استعمال کریں۔ اور جو کمی ہم میں ہے وہ آپ خود اُسے پورا کریگا۔ کیسی خوش نصیبی ہے کہ ہم بادشاہوں کے بادشاہ کے ہمخدمت ہیں اُس کی خدمت میں ہم کو بھی شراکت ہے کیسا اعلےٰ اور افضل رتبہ ہے کہ ہم خداوند کے ہمخدمت ہیں۔

دعا طاقت ہے

اگر کوئی چاہے کہ میری روحانی زندگی زیادہ صحت

اور طاقت دریجا ئے تو اُس کو چاہئے وہ تخت فضل کے نزدیک دلیری سے آیا کرے۔ ہماری کمزوری کا سبب ہمارا تھوڑا ایمان اور کم دعا کرنا ہے زندگی کا چشمہ سر بمہر نہیں ہے۔ کہ کسی کو اُس پر سے پینا ہی نہ ملے۔ مگر ہم ہی ایسے ہیں۔ کہ اُس میں سے صرف چند قطرات ہی پیتے ہیں۔ زندگی کی روٹی ہمارے سامنے ہے مگر افسوس کہ ہم اُسکا تھوڑا سا چورہ چورہ ہی کھاتے ہیں۔ آسمانی خزانہ ہمارے لئے کھلا ہے۔ مگر ہم اس میں سے چند پیسے ہی نے لیتے ہیں۔ اے کم اعتقاد! اُو کنگال کیوں لاتا ہے؟ اور اُس بے انتہا اور بیش بہا خزانے میں سے اپنے ایمان کے ہاتھوں سے مٹھیاں بھر بھر کیوں نہیں لے لیتا؟ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ ڈھونڈو تو تم پاؤ گے۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائے گا۔

روس کیساتھ صلح کی کوشش

جرمن روس کے ساتھ علیحدہ صلح کر لینے پر نہ صرف راضی ہی ہے

بلکہ سخت آرزومند بھی ہے۔ اور سب کچھ چھوڑ دینے پر تیار ہے۔ حتی کہ وہ لیتھونیا اور پولنڈ پر سے بھی دستبردار ہو جانے پر مستعد ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ اگر روس اتحادیوں کے ساتھ وفادار رہا اور جرمنی کے ساتھ جنگ کرتا رہا تو خود جرمنی صلح کر لینے کو مجبور ہو جائیگا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی اندرونی احتیاجات اُس کو صلح کر لینے پر مجبور کر رہی ہے۔ چنانچہ اخبار سنٹرل نیوز کا کارسپانڈنٹ مقیمی روم مظہر ہے کہ ان بہت سی خبروں کے مطابق جو جرمنی کے نہایت آباد حصوں سے اسکو موصول ہوئی ہیں۔ اُس کو معلوم ہوا ہے سلطنت کی اندرونی حالت ایسی ہے کہ بہت جلد صلح ہو جانے کی بڑی چاہت کے ساتھ آرزو ہو رہی ہے ایک غیر جانبدار کارسپانڈنٹ مقیمی برلن لکھتا ہے کہ جرمنی کی سول آبادی کا اس نئی فصل تک جو ستمبر کے آخر میں آنے والی ہے۔ اس وقت تک گذارہ کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ کیونکہ گندم اور اشیاء خوردنی کے ذخائر جولائی کے آخر سے آگے نہیں کے لئے کسی صورت سے کفایت نہ کر سکینگے کہتے ہیں کہ اگر جولائی کے آخر تک صلح نہ ہوئی تو بڑا بھاری انقلاب ظہور میں آئیگا۔

جرمن کا اپنے مردوں کے ساتھ سلوک

جرمن نے اپنے ملک میں کارپس یوٹیلیزیشن اسٹیبلشمنٹ یعنی مُردہ لاشوں سے فائدہ اُٹھانے کا کارخانہ قایم کیا ہوا ہے۔ اُس کی بابت پاؤنیر بحوالہ لنسٹ بیان کرتا ہے کہ اس امر کے یقین کرلینے کی کافی وجوہات ہیں کہ جرمن اپنے مردوں کی لاشیں کیمیائی طریقہ سے دیگ میں لاکر ان سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اس کیمیائی عمل سے پہلے تو چربی حاصل ہوتی ہے پھر نائٹروجنس زیادہ دستیاب ہوتا ہے جو مطابق بیان کے اُس خوراک میں ڈالی جاتی ہے۔ جو سوروں کو دیجاتی ہے۔ اس سے یہ جانور زیادہ موٹے تازے ہوجاتے ہیں۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ ہڈیوں سے جو ملدی فاسفیٹ دستیاب ہوتا ہے وہ کھیتوں میں کھاد کے کام میں مستعمل ہوتی ہے جس سے زمین بہت زیادہ پھلدار ہوجاتی ہے۔ چربی جو اس طرح نکالی جاتی ہے پھر وہ گلیسرین و دیگر اشیاء بنانے میں استعمال کیجاتی ہے۔ جو نائٹروجن سے بنتی ہیں۔ جسم انسانی میں چربی کی مقدار بہت ہی مختلف ہے۔ مگر کہا جاسکتا ہے کہ اس کی مقدار جسم کے وزن کے مطابق ۵ ۲ سے ۵ فیصدی چربی نکلتی ہے۔

ایسی حالت میں گلیسرین کی بڑی مقدار تیار ہوسکتی ہے جبکہ جرمن کے سپاہی آجکل بے شمار قتل ہورہے ہیں۔ چنانچہ ۱۰ اسٹون یعنی ۱۴۰ پونڈ وزنی لاش کے اوسطی حساب سے اگر ہر جسم کے وزن پیچھے ۳ فیصدی چربی نکلے تو ایک ہزار ایسی لاشوں میں سے قریب دو ٹن چربی حاصل ہوگی یعنی ۵۶ من چربی اور اس میں سے دسواں حصہ یعنی چار ہنڈرڈ ویٹ گلیسرین پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ مقتولین کی تعداد روز بروز زیادتی پر ہے۔ اس لئے گلیسرین وغیرہ کی برآمد اور تیاری میں بھی اسی مقدار اور اندازہ سے افزونی ہوتی ہے۔ جو صابن وغیرہ اُن سے بنتے ہیں اُن کا تو کچھ ذکر ہی نہیں۔ جو نفع اس کارخانے کے ڈائرکٹروں اور حصہ داروں کو اس طرح سے ملتا ہوگا وہ بغایت خاطر خواہ اور حوصلہ افزا ہوگا۔

سوامی سندرسنگھ صاحب کیلاش سے واپس آگئے

ہمارے پیارے شیدائے صلیب سوامی سندرسنگھ جی ۲۲ مئی کے خط میں پتھورا گڈھ ضلع کماؤں سے لکھتے ہیں کہ میں کل یہاں کیلاش سے واپس آیا۔ اس سے آگے تبت میں دور تک جانا چاہتا تھا۔ مگر روکا گیا۔ اور اب پھر دوسرے راستہ سے جاؤنگا۔ میں آج کوکب ہند کے ایڈیٹر چیمبر صاحب کے ساتھ ہوں۔ یہ جگہ کیلاش سے ایک ہفتہ کے راستہ پر ہے۔ کل یہاں سے الموڑہ کی طرف جاؤنگا اور پھر موقعہ پاکر دوسرے راستہ سے تبت میں داخل ہونگا۔ کیلاش کے مہرشی سے ملاقات ہوئی۔۔۔ پوری کیفیت پھر عرض کرونگا فرصت پاکر۔ اور نور افشاں کے لئے سارا بیان لکھ بھیجوں گا۔ امید ہے کہ بہتوں کو دلچسپی اور فائدہ ہوگا۔

جو صاحبان سوامی جی کی کیلاش یاترا کی کیفیت کے منتظر ہیں وہ ذرا صبر کریں ساری کیفیت آپ کے گوش گذار ہوجائے گی۔ ایک ملاقات تو آپ کی کیلاش کے مہرشی سے ہوچکی ہے اب امید ہے دوسری پھر ہوگی۔ پہاڑوں کے اوپر کیا ہی خوشنما ہیں اُس کے پاؤں جو بشارتیں دیتا ہے۔ اور سلامتی کی منادی کرتا ہے اور خیریت کی خبر لاتا ہے۔ اور نجات کا اشتہار دیتا ہے۔ جو صیہون کو کہتا ہے کہ تیرا خدا سلطنت کرتا ہے۔"

الہ آباد یونیورسٹی کے ایم۔ اے میں اول

ہمارے ہندوستانی بھائی یہ خبر سنکر نہایت خوش ہونگے کہ ہمارے نوجوان فخر قوم مسٹر لاموایں صادق صاحب پروفیسر سینٹ جانس کالج و وارڈن بشپ ہوسٹل آگرہ الہ آباد یونیورسٹی کے ایم اے کے امتحان میں فلاسفی میں اول نکلے ہیں۔ ہم خدا کا نہایت شکر کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ہندوستانی مسیحیوں کو ہر روحانی اور جسمانی برکات سے مالا مال کررہا ہے۔ خدا کرے کہ آپ اسی کی خدمت میں اپنے آپ کو وقف کردیں۔ جیسے مسٹر زبیر نے اپنے آپ کو کر رکھا ہے۔ ہمارے ناظرین مسٹر صادق صاحب کے نظمی کلام سے جو بسا اوقات نور افشاں کے کالموں کی زیب و زینت رہا ہے بخوبی واقف ہونگے آپ کی اور مسٹر زبیر کی نظموں کو ہر خاص و عام نے پسند کیا ہے۔ اور نہ صرف مسیحی بلکہ ہمارے غیر مسیحی بھائی بھی مسرت اور شوق کی نظر سے ان کو دیکھتے رہے ہیں۔ اور آپ کے کلام کی داد دیتے ہیں۔ اکثر غیر مسیحی بھائیوں نے آپ کی نظموں کی بابت ہم سے زبانی گفتگو کی اور اپنا حسن ظن بیان کیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ دونوں صاحبان اخبار نور افشاں کو کبھی فراموش نہ کرینگے۔ ساتھ ہی اس کے توقع ہے کہ دیگر پروفیسر صاحبان بھی ادھر توجہ کو مبذول فرماکر ہماری احسانمندی کا خراج ہم سے حاصل کریں۔

خصوصاً پروفیسر حبیب صاحب اور پروفیسر سراج الدین صاحب سکنہ لاہور۔ اور پروفیسر [illegible] احمد شاہ صاحب۔

بارش میں رنگ اور مچھلیاں

جغرافیہ دان کہتے ہیں کہ زمین کے اوپر ہر طرف پچاس میل کے دورہ میں کرہ ہوائی محیط ہے۔ اور اس میں ۱½ یا ۲ میل کے قریب اوپر بخارات آبی ہوا میں اڑتے پھرتے ہیں سردی سے جم کر کبھی برف ژالہ کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں کبھی گرمی سے بارش کے قطرے ہو کر گرتے ہیں۔ لیکن ہوا اور طوفان کے اثرات سے کبھی کبھی ان قطرات کے ساتھ رنگ اور مچھلیاں نمودار ہوتی بھی ہیں۔ بہت سے لوگ ان باتوں سے ڈرتے اور پریشان خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ چیزیں آسمان سے نہیں گرتیں۔ بلکہ زمین کے اوپر سے ہی جیسا ظاہر ہوتا ہے کہ جس وقت بارانی طوفان زرد و سیاہ۔ خاکی۔ ہر ایک رنگ کی سطح زمین سے لگ کر اوپر کو اٹھتا ہے۔ تو وہ ان کے ذرات کو بھی گرد و غبار کی صورت میں ساتھ ہی اڑا لے جاتا ہے۔ اس واسطے جیسی زمین سے ہو کر وہ گذریگا۔ ویسے ذرات یا رنگ ہمراہ لے لیگا اور پھر بارش کے قطرات کے ساتھ وہ رنگ ضرور نمودار ہوں گے جیسے کہ دریا کے پانی رنگ برنگ ارضی سے گزر کر اپنے ہمشکل ذرات کو سمندروں میں گرا کر ان کے رنگ کو تغیر و تبدل کر دیتے ہیں۔ جیسے بحیرہ زرد جو جاپان اور چین کے درمیان دریا ہائے ہیو اور ینگیسی کیانگ کے وجہ سے اس رنگ کا کہلاتا ہے بحیرہ قلزم جس کو ریڈسی یا لال سمندر کہتے ہیں اس کی وجہ یہی ندی نالے ہیں جو اس میں آکر گرتے ہیں۔ اور اپنے ساتھ سرخ ذرات زمین سے لاتے ہیں۔ اسی طرح سے یورپ کا بلیک سی۔ یعنی بحیرہ اسود ہے جو دریائے ڈینیوب مرتفطے وغیرہ کے سبب سے اپنا نام رکھتا ہے۔ یعنی سیاہ ذرات ان دریاؤں میں مل کر آتے ہیں۔ اسی طرح پر اور مثالیں بھی پیش کر سکتے ہیں کہ پانیوں میں زمین کی گرد و غبار و مٹی مل کر دوسری شکل اختیار کر لیتے ہیں ورنہ یہ کبھی ممکن ہے کہ آسمان سے خون کی بارش ہو۔ اور اس کی وجہ کوئی بھی نہ ہو۔ آسمان میں کوئی جنگ نہیں ہوتی اور نہ وہاں سوائے ہوا کے رنگ کے آسمان بھی کوئی مادی شئے ہے۔ باقی رہا مچھلیوں کا معاملہ۔ اور وہ شاذ و نادر ہی وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس وقت طوفان دریاؤں اور سمندروں سے گذر کر خشکی پر آتے ہیں تو اپنے ساتھ آبی مچھلیوں کو بھی لے آتے ہیں جو بے چینی سے سطح آب سے بھڑک کر باہر آتی ہیں۔ اور پھر پانی میں واپس نہیں جا سکتیں نہیں تو کبھی ممکن ہے کہ آسمان میں سے مچھلیاں اڑتی پھرتی ہوں۔ یہ آبی مچھلیاں بھی پرندوں کی طرح نہیں۔ بلکہ پانی سے اوپر ایک دو فیٹ اوپر کی جست کر کے پھر پانی میں آجاتی ہیں*

ان بیانات سے معلوم ہوا کہ بارش میں رنگ اور مچھلیاں کوئی عجوبہ چیزیں نہیں۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ وہ ہوا کے طوفان میں مل کر واپس اپنے پانیوں میں نہ جا سکی ہوں۔

اجرام فلکی کروڑوں میل سطح زمین سے دور واقعہ ہوتے ہیں۔ ان سے رنگ اور مچھلیاں کیسے آسکتی ہیں۔ قدرت کا ہر ایک کام علت اور معلول کے سلسلہ سے وابستہ ہے۔ اور جو بات عقل نہیں مان سکتی۔ اس کو کیسے قبول کر لیا جائے۔ امید ہے کہ میری اس تحریر بہت ناواقفوں کو پتہ لگ جاویگا کہ حقیقت یہ رنگ اور مچھلیاں کدھر سے آئے ہیں۔ اور ان کے آنے سے حیرت کی وجہ کوئی بھی نہیں ہو سکتی۔ بارش ہوا میں یا آسمان میں صرف اڑھائی میل پر سے آتی ہے۔ اور نظام شمسی کا سلسلہ ایسا پیچیدہ اور عقدہ لاینحل ہے۔ کہ آج تک کسی منجم نے اس کا بھید نہیں کھولا ہے

بر رسولاں بلاغ باشد و بس*

(از ڈاکٹر میر کریم الدین جوق از جھیٹھا ضلع امرتسر)

کہانی بچوں کے واسطے

داؤد بادشاہ جب لڑکا تھا تو بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ وہ ان سے محبت کرتا تھا اور ہر ایک کی ضرورت کے موافق چارا دیا کرتا تھا۔ جب چر چکتے تھے تو یہ خود ستار بجایا کرتا تھا اور زبور گایا کرتا تھا۔ اور سب بھیڑیں اس کے چاروں طرف جمع ہو کر غور سے اس کی سنا کرتی تھیں*

ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک بھیڑ کا بچہ کچھ سست سا معلوم ہوتا تھا۔ داؤد اس کو ہری ہری گھاس اور نرم نرم پتے دیتا تھا مگر یہ نہ کھاتا تھا۔ اس نے بہتیری کوشش کی کہ کچھ کھائے مگر کچھ نہ کھایا۔ آخر اس کو پانی کے پاس لے گیا۔ بچہ ایک دم پانی پینے لگا۔ پھر تازہ دم ہو کر گھاس کھانے لگ گیا۔ داؤد بھی اس کو پیار ہی کر رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ میرے چھوٹے سے بچے مجھ کو پہلے سے معلوم ہوتا تو میں کب سے تجھ کو پانی پلا دیتا کہ خدا کی آواز اس کو آئی کہ اے داؤد جس طرح سے تو اس گلے کی حفاظت کرتا ہے میرے لوگوں کی بھی ویسے حفاظت کرتا ہیں نے تجھ کو اسرائیل کا بادشاہ بنایا ہے۔ چھوٹی بہنوں کو اور بھائیو چھوٹے کاموں کو حقیر نہ جانو۔

پریم دیوی

چاودھری عزیز الدین خاں (ماسٹر ڈیرہ اسمٰعیل خاں) کی دوسری بیٹی جو کہ ۵ نومبر ۱۸۹۷ء کو پیدا ہوئی تھی ۲۰ مئی ۱۹۱۶ء کو اس دار فانی سے کوچ کر کے خداوند میں سو گئی خدا والدین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔



غزل

نہ ہو غافل یہ دنیا چند روزہ اور فانی ہے۔
رہو یادِ مسیحا میں اسی سے زندگانی ہے
نہیں راحت کسی کو رنج و غم میں ہیں سبھی لیکن
مسیح میں جو بسا ہے وہ گمن ہر لا دبالی ہے
گنہگار و نہیں ملجا بجز ذات مسیحا کے
کرو اقرار وہ منجی وہی اقنوم ثانی ہے
کیا الفت خدا نے کس قدر مخلوق سے دیکھو
دیا ابن الوحید اپنا یہ اس کی مہربانی ہے
عبث ہے زندگی دارِ فنا میں یا مسیح تجھ بن
تر ہے منجی تجھی سے زندگانی جاودانی ہے
وہ منبع فیض سبحانی وہ الفا اور امگا ہے
صفاتِ ذات یزدانی یسوع میں سبھی پائی ہے
ہوا مصلوب ہو کر باعثِ کفارہ عالم کا
وہی یسوع مسیح بیٹا خدا کا آسمانی ہے

احقر عبدالحی مسیحی حیدرآباد دکن۔

خیال

شعر شاعری بذات خود بری نہیں بشرطیکہ کتاب مقدس کے خیالات اظہار کئے جائیں جس سے ہماری غرض و غایت بھی یعنی اشاعت بائبیل وغیرہ جو اعتراضات غلط فہمی سے ہم پر مخالفین کرتے ہیں حتی المقدور نہایت سنجیدگی اور اخلاق سے اُن کی غلط فہمی کو بذریعہ نورافشاں دور کرکے خداوند مسیح کو پیش کریں تاکہ وہ بھی ایمان لاکر ہمیشگی کی زندگی کے وارث ہوں فہو المراد

احقر عبدالغنی مسیحی حیدرآباد دکن۔

نورافشاں کے لئے نئے خریدار پیدا کریں ✤

شافئے کامل

زمرضِ معصیت گشتم نحیف و زار یا شافی
دلم بگرفت و لشتگی از و بسیار یا شافی
طبیباں را پریشاں حالیم افتاد در حیرت
مریضِ لا دوا گوشندہ دم و لاچار یا شافی
رسید اکنوں بر لب جانم بیا تا زندہ مانم
نماندہ ہیچ در مانم جرأت بذار یا شافی۔
خطا کارم گنہگارم ولیکن غم نمے دارم
چہ غم دارم چو دارم چوں توئی غفار یا شافی
گہے تائب نگردیدم تاسف ہم نمے خوردم
نہ از صدقِ دلی گفتم کہ استغفار یا شافی
سزاوارِ عقوبت از رہ عدل و شرع گشتم
بباید رحمت ہر دم حرا در کار یا شافی
غریق بحرِ عصیانم ۔ بدہ کن منجئے عالم
خداوندا خدا توئی مرا مگذار یا شافی
مقدس نامِ تو عاصی بخواند گاہ ہمیں لب
دل و لب دارم آلودہ چہ گفتار یا شافی
بہ بخش از رحمت آں خاطر کہ از مہرت شود خوگر
ندارد ماسوائے الفتت زنہار یا شافی۔
تو مظہر ذات یزدانی تو سردارِ شہیدانی
کہ بر سر دار بنہادہ خودی سر وار یا شافی
نبایدتشنہ دیدار را جز شربت دیدت۔
شرابِ عشق خود نوشاں مکن سرشار یا شافی
ببیں در کوئیت افتادہ بر و نظرِ ترحم کن
تو خاں را بندۂ درگاہِ خود بشمار یا شافی

الراقم

خان از ٹیوکی

غزل

غم فراقِ مسیح میں یہ دلِ حزیں کو دکھا رہا ہوں | میں اپنے سوز و گداز سے چرخِ سنگدل کو رلا رہا ہوں
مری فغاں ہائے جاں شکن کو سنیگا کیونکر خدائے یزداں | کہ اپنے نالوں سے حاملانِ فلک کو بھی میں ہلا رہا ہوں
ندامت بارہائے عصیاں سے کب ہوں ناحق میں غرقِ نجات | کہ توبۂ مخلصِ دل سے میں اپنی بگڑی بنا رہا ہوں
ٹھیگے کیونکر نہ دامن ترے میرے سب اشہائے عصیاں | کہ چشمِ اندوہگیں سے پیہم میں اشک خونیں بہا رہا ہوں
فقط وہی ہے معالجِ جاں حکیمِ حاذق مسیح دوراں | میں اپنے سب زخمہائے دل و اور فلک کو دکھا رہا ہوں
تمنائے ذاتی ہے سخت لازم جو نورافشاں کی ہے خواہش | تبھی تو مانندِ شمع سوزاں میں اپنی ہستی مٹا رہا ہوں
ہوا ہیں بلبل زماں کے مدح جز میں سرگشتہ و پریشاں | رہی نہ مجھ کو بھی خبر کہ آیا کہاں سے کیسا کو جا رہا ہوں

نہیں ہے صادق مجھے تمنائے داد و تحسین شعرخوانی
میں ہمدم دل کو مونس جاں کو اپنے دکھڑے سنا رہا ہوں

مانقو۔ لامرایل صادق۔ پروفیسر سینٹ جانسن کالج و وارڈن لشمب فیچ ہوسٹل آگرہ

پادری دوہادامل صاحب ۲۷ مئی ۱۹۱۷ء کو شام کے ۹ بجے کے دس منٹ پر اپنے ابدی آرام میں داخل ہوئے۔ خدا پسماندگان کو تسلی اور آرام بخشے ✤

نارووال اور پادری ٹھیمن صاحب

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

پادری رولینڈ ٹھیمن صاحب کی وفات کو ایک سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ہماری کلیسیا کی طرف سے ابھی تک کوئی ایسی تجویز پیش نہیں ہوئی ہے کہ مرحوم پادری صاحب کے کام کی یادگار رہے جو کہ آپ نے بڑی جانفشانی اور ایثار نفسی سے پنجاب میں سرانجام دیا۔

ہماری پنجاب کی کلیسیا کے پشت و پناہ چشم بددور زیادہ تر وہی لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے دست مبارک سے بپتسمہ پایا تھا۔ اور جو اُن کے جیتے جی اُن کی خاک پا کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانا اپنا فخر سمجھتے تھے۔ شاید ہی کوئی ایسا مسیحی خاندان ہوگا جس کے ممبر یہ نہ کہہ سکتے ہوں کہ ہمارے فلاں رشتہ دار کو پادری ٹھیمن صاحب نے مشرف بہ مسیحیت کیا تھا۔ اور ان کے وقت کے ایسے بھی معدودے چند ہوں گے جو ان کی بے ریا زندگی سے متاثر نہ ہوئے ہوں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ اُن کی آنکھیں بند ہوتے ہی ہم سب ایسے احسان فراموش نکلے کہ اُن کی یادگار کی تجویز نہ تو مشنریوں کی طرف سے اور نہ ہی پنجابی کلیسیا کی طرف سے ابھی تک پبلک کے پیش ہوئی ہے۔

سعدی علیہ الرحمۃ کیا خوب کہہ گئے ہیں ؎

نام نیکو رفتگاں ضائع مکن

چند روز ہوئے مجھے لاہور جانے کا اتفاق ہوا وہاں چند نوجوان مسیحیوں نے مجھ سے اس بارہ میں گفتگو کی اور یہ تجویز پیش کی کہ نارووال کے سکول میں بطور ایک یادگار کے چند ایک انعامات ہر سال ان لڑکوں کو دیئے جاویں جو کہ مقدس کتاب کے علاوہ بٹ یائبلکس [?] اور خداوند مسیح کی زندگی سے بخوبی واقف ہوں۔ میں نے اس تجویز سے اتفاق ظاہر کیا۔ لیکن اس کو عمل جامہ پہنانے کے لئے روپیہ درکار ہے۔ اگر بالفرض انعامات ہر سال ہائی۔ مڈل اور پرائمری جماعتوں کے لئے ۳۰ کے بھی ہوں تو اس کے مبلغ ایک ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ پنجاب کی دیسی کلیسیا کے بزرگ ان نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ایسے مبارک کام میں ضرور کریں گے۔ اور روپیہ بھیج کر ان کا ہاتھ بٹائیں گے اور اُن کی تمناؤں کو ضرور پورا کریں گے۔

چندہ ذیل کے پتہ پر بھیج کر مشکور فرماویں۔

مسٹر بی۔ این دوہاوامل صاحب۔ خزانچی [?] پنجاب۔ اس تجویز کے بارے میں کل خط و کتابت بندہ کے ساتھ کریں۔

احقر العباد۔ برکت اللہ مشن کالج پشاور

"رہبر کامل"

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

مسیحیت کوئی مذہب یا فرقہ نہیں۔ بلکہ ایک راہ ہے جو باغ عدن سے خارج اور شیطان ملعون کے ہاتھوں بھولے بھٹکے آدم کو شریعت نہیں بلکہ فضل کی عنایت سے خدا تک پہونچاتا ہے۔ ہم شریعت کے تابع نہیں۔ مگر فضل کے فرزند ہیں۔ مسیح نے کہا "راہ راہ حق اور زندگی میں ہوں" مسیح "راہ" ہے راہی نہیں۔

خدا اپنے بندوں کی راہنمائی کے لئے ایک ایسا کامل ہادی بھیجتا ہے۔ جو صراط مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرتا ہے ؎

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

اسی کے متعلق مسٹر واعظ صاحب نے مسافران راہ آسمانی کی ہدایت کے لئے ایک عجیب و غریب رسالہ خوش مقالہ موسومہ بہ "شملہ کالکا میل" سے تحریر فرما کر جملہ طالبان معرفت سے خراج تحسین و آفرین وصول فرمایا ہے۔ طرز تحریر شستہ اور کلام برجستہ ہے۔ اس قدر عام فہم اور سلیس اُردو میں اُن دقیق روحانی مسائل کو ادا کیا ہے کہ پڑھنے والا عش عش کر اُٹھتا ہے۔ غیر مذاہب کے لئے بالعموم مسیحی مذہب کے تمام شیدائیوں کے لئے بالخصوص مسیحی طریقت کی اصل صورت کو پیش کرنے والی کتاب آج تک ہمارے ملک میں اس سے بہتر نہیں لکھی گئی۔ خدا جانے سخنوری اور سحر بیانی کا مادہ سارے کا سارا مسٹر واعظ کے ہی حصے میں آگیا ہے[1]۔ جب ایک دفعہ پڑھنا شروع کریں تو تمت بالخیر تک پہونچے بغیر قرار آتا ہی نہیں۔

جس قدر زیادہ پڑھا اسی قدر شوق زیادہ بڑھا۔ ۶۴ صفحات کی کتاب اور خزانہ تصوف و معرفت گویا دریا کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس کی خوبی و خوش اسلوبی فقط دیکھنے ہی پر منحصر ہے۔ زبان کو یارائے بیان و قلم کو طاقت تحریر نہیں کہ اس کتاب کی خوبیوں کا ذکر کیا جائے ؎

ہر چند وصفت میکنم حسن تو زاں بالاتری

شملہ کے سفر کو راہ آسمانی سے بے نظیر طور پر مشابہت و مشاکلت دے کر تصوف کے رنگ میں ایسا رنگین کر دیا کہ پڑھنے والا عالم خیال میں آسمان ہی کی طرف دوڑا چلا جاتا ہے۔ مذہب کے جھگڑوں سے رہائی اور خدا سے آشنائی حاصل کرنے کا بہترین پیرایہ ہے۔ جو محروم رہے اس کا اپنا قصور ہے ؎

چہ سود از رہبر کامل تہیدستان کامل را

[1] جی ہاں! صرف واعظ صاحب ہی کے حصے میں! باقی سب کورے ہیں۔ اڈیٹر

پنجاب ریلجس بُک سوسائٹی نے نفیس کاغذ کے ۴۸ صفحات پر طبع کرایا ہے۔ رنگین ٹائٹل پیج اور موزوں سائز اس کی زینت کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ افسوس ہے تو یہ ہے کہ فقط ۵۰۰ جلدیں چھاپی گئیں۔ اور قیمت درج نہیں۔ طالبانِ معرفت جلدی کریں ورنہ پچھتانا پڑیگا ؎

بعجلت پھول چُن بھورے کو ہے زاغ چمن بھیگا۔

خان۔ از پٹی۔

غور طلب سوال

ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ کوئی صاحب سوال مطلوبہ پر روشنی ڈالیگا تو بندہ اُسکا نہایت ہی مشکور و ممنون ہوگا جس کا میں طالب ہوں اور چاہتا ہوں کہ اُس کو سمجھوں وہ یہ ہے کہ شخصی پالیہ کی رسم جو بعض کلیسیاؤں میں رائج ہے کیوں ہے؟ اور اگر ہے تو یہ کلام حق کے مطابق ہے یا نہیں۔

تابعدار امام فضل الدین۔ بکسی ڈی آئی
سیالکوٹ۔ بارہ پتھر۔

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم!۔ اپنے اخبار گوہر بار نورافشاں میں یہ خبر اطلاع عامہ کے لیے مشتہر کر دیویں گزشتہ ہفتہ میں ایک بیوی کے حمل کے ۱۱ اس ۳ بچے ہوئے ایک لڑکی اور دو لڑکے لڑکی تو ۲ دن زندہ رہنے کے بعد مرگئی لڑکے اب تک زندہ ہیں خدا کی قدرت ناقابل سمجھ ہے۔ ڈر دانفری میں ڈاکٹروں نے ۳ بچوں کی تصویر دکھلائی ہے۔ ۳ بچوں کی پوزیشن کیسے ہو سکتی ہے حیرت ہوا دیں۔ راقم جے۔ گڈنز
غازی آباد

گناہ کی نسبت آریہ خیال

پھر ہم اپنے آریہ بھائیوں کی کتابوں سے دریافت کریں کہ وہ گناہ کی کیا تعریف کرتے ہیں ستیارتھ پرکاش سے بھی کہیں پتہ نہیں لگتا کہ کوئی باقاعدہ اور باترتیب بیان پایا جاتا ہو۔ البتہ دھرم اور ادھرم کی تعریف ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۷۴ میں اسطور پر کیگئی ہے "جو بے رو رعایت انصاف کا رویہ راست گوئی وغیرہ سے موصوف یعنی ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہیں۔ اس کو دھرم اور جو رو رعایت سے پر بے انصافی کا رویہ دروغ گوئی وغیرہ ایشور کی حکم عدولی یعنی ویدوں کے خلاف ہے۔ اس کو ادھرم مانتا ہوں"۔ اس سے سوامی جی کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دھرم یعنی نیکی وہ ہے جو ایشر کے ویدوں میں ظاہر شدہ مرضی کے مطابق ہے۔ اور ادھرم وہ ہے جو اُس کے ویدوں میں ظاہر شدہ مرضی کے خلاف ہے۔ اس وقت ہم سوامی صاحب کی تعریف پر بحث نہ کرینگے۔ لیکن یہ دریافت کرینگے کہ انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی صفات کیا ہیں۔ ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۱ میں انسان اور خدا کی ذات وصفات کی نسبت یوں لکھا ہے۔

سوال۔ جیو اور ایشر کی ذات۔ صفات و فعل وفطرت کیسے ہیں۔

جواب۔ دونوں بالذات چیتن (ذی عقل) ہیں۔ طبیعت دونوں کی پاک ہے۔ غیر فانی اور دھارمک ہے۔ پھر اُسی کے نیچے یوں لکھا ہے۔ جس کی سرخی یوں ہے۔ کہ "جیو اور ایشر کے افعال" لیکن دنیا کو پیدا کرنا۔ قائم رکھنا۔ اور فنا کرنا سب کو انتظام میں رکھنا۔ جیوں کو پاپ پنوں کا نتیجہ دینا۔ وغیرہ دھرم کے کام پرمیشر کے افعال ہیں اور اولاد پیدا کرنا۔ اُس کی پرورش کرنا۔ علوم و حرفت وغیرہ اچھے بُرے کام کرنا جیو کے اعمال ہیں۔ اس تعریف میں ایک امر تو یہ قابل عرض ہے کہ جب جیو اور ایشر دونوں بالذات پاک اور دھارمک ہیں اور جیو کی طبیعت اور فطرت بھی پاک ہے۔ تو گناہ جیو سے کیونکر ہوا (۲) جب دونوں کی طبیعت یکساں پاک ہے تو خدا کے افعال تو دھرم کے مانے جاویں۔ اور جیو کے کام دھرم اور ادھرم دونوں کے قرار دیئے جاویں۔ یہ کس طرح سے عقل مان سکتی ہے جب فعل کرنے کا چشمہ دونوں کا پاک ہے اور کسی طرح کا فرق دونوں میں بیان نہیں کیا گیا تو نتیجہ میں فرق کیوں ہونا چاہیئے۔ یعنی ایک کے کام صرف پاک اور دوسرے کے کام اچھے و بُرے دونوں۔ لیکن خداوند مسیح فرماتے ہیں کہ "اچھا آدمی اپنے دل کے خزانہ اچھی چیزیں نکالتا ہے۔ اور بُرا آدمی بُرے خزانہ سے بُری چیزیں نکالتا ہے۔ تو اس صورت میں یا تو بید کی یا سوامی صاحب کی منطق یہ ہے کہ اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانہ سے بُری چیزیں نکالتا ہے۔ اور طرفہ تر یہ کہ اچھے کام بھی کرتا ہے یہ عجیب طرح کی کھچڑی ہے۔ ہم کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوامی ایشر کی رو رعایت کرتے ہیں۔ اور انسان پر ظلم و بے انصافی کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنا سوامی صاحب کی تعریف کے مطابق ادھرم ہے۔ اس بیان پر سوامی دیانند صاحب کے خود بیان سے زیادہ روشنی ڈالنے کے لئے میں ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۸ سے ایک اور اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ (باقی داشتہ)

م۔ا قمو۔ پادری جے مکلین از مینپوری

نورافشاں کو کبھی دل سے فراموش نہ کیجئے۔ ایڈیٹر

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ بھی۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلے و مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحب کی زیرنگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک و فیس طالب علم ۵؍ ماہوار اگر خاندان سے ہوں طعام ۳؍ سوں ملبوس و بلی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کرو توکول بورڈ کرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت ۱۰ سے ۱۲ تک رز توکول ۱۵ سے ۲۰ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے۔ یہ تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع احاطہ اور بورڈنگ ہاؤس ہیں خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر وغیرہ عمدہ کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا بہ پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر خیر اندیش۔

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغِ دل

ایڈیٹیڈ مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب

چندہ سالانہ ۸ آنہ اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۶ آنہ ہوگا فی کاپی۔ المشتہر پادری ایم وریری ڈی ڈی منیجر لودیانہ پنجاب۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن سوسائٹی کیطرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کیلئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای ایم وریری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو والہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداراں ۲ سے لیکر ۶ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک ے

غیر ممالک سے مع محصول ڈاک ۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

تعداد اشتہار	ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	ے	دعہ
چوتھائی کالم	ے	دعہ	عہ
نصف کالم	دعہ	عہ	دیہ
پورا کالم	عہ	دیہ	ہ
پورا صفحہ	ہ	صعہ	اصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر دو آنہ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ امر نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

تیل واسطے زخم

۱؍ ۱۲

تیل ہر قسم کے زخم پھوڑا پھنسی داد چنبل اور کھجلی کے لئے انسان ہو یا جانور یکساں فایدہ کرتا ہے۔ مجرب ہے قیمت شیشی ایک اونس ۱۲ دو اونس شیشی ۱؍

سرمہ واسطی درد آنکھ

ایک ہی دن میں فایدہ کرنیوالا نہایت بیش قیمت ہے قیمت ایک تولہ ۱؍ المشتہر ڈاکٹر ای۔ نیوٹن اوینڈ ابیہ۔ ڈاکخانہ لکھن پور سرگجہ سی پی

ضرورت

۱؍ ۲

ایک مسیحی ایف اے یا انٹرمیڈیٹ پاس شدہ (تنخواہ ۴۵ روپیہ ماہوار) اور ایک انٹرنس یا میٹرک پاس شدہ (تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار) کی ضرورت پی۔ این گمرش مشن ہائی سکول جونپور یو۔ پی میں ۹ جولائی سے ہے۔ درخواستیں ہیڈماسٹر کے نام پہنچنی چاہئیں۔

ضرورت

۱؍ ۲

ایک ہندوستانی مسیحی اسسٹنٹ سرجن کی علی الفور ضرورت ہے۔ مع نقول اسناد کے ڈاکٹر ویس گاسٹر صاحب سی۔ ایم۔ ایس کوئٹہ سے درخواست کریں۔

ضرورت

ایک میٹرن کی ضرورت ہے جو ہندوستانی بول سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت۔

تمام درخواستیں:۔

منیجر نور افشاں کے نام آویں۔

سوامی سندہ سنگھ مقام تیور گڑھ سے ایک نیا خریدار دیتے ہیں جن کے ہم نہایت مشکور ہیں۔ ایڈیٹر۔

پادری ای۔ ایم وریری ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی باور چھپا